Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.3, Issue.1 (March-2025)
HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام سے مضامین سیرت کا تجزیاتی مطالعہ

"An Analytical Study of the Prophetic Biography in the Na'at Poetry of Bedam Shah Warsi"

Ayesha Ramzan
Lecturer, The University of Faisalabad
ayesharamzan.IAS@tuf.edu.pk
Shakeela Rasheed(Corresponding Author)
Lecturer, The University of Faisalabad
shakeelarasheed.IAS@tuf.edu.pk
Dr Humeira Khalil
Act.Head
The University of Faisalabad
HOD.IAS@tuf.edu.pk

Abstract:
Bedam Shah Warsi. Bedam Shah Warsi, a celebrated figure of the Chishti-Warsi Sufi order, composed poetry rich in spiritual devotion and deep love for the Prophet Hazrat Muhammad ﷺ.His Na'at poetry not only reflects his profound reverence but also serves as a source of knowledge and inspiration regarding the life and character of the Prophet. This study aims to highlight the various aspects of Seerah embedded in his poetry, including the Prophet's moral excellence, physical beauty (Shama'il), compassion, miracles, and his role as a mercy to mankind. Through a literary and thematic analysis of Bedam's verses, the research examines how the poet presents the exemplary life of the Prophet in a unique spiritual and poetic framework. The study also explores the use of Sufi symbolism and metaphors to express Seerah themes, revealing the harmonious blend of love, spirituality, and prophetic admiration. By analyzing Bedam Shah Warsi's poetic contributions, this research adds a valuable perspective to Urdu Naat literature and the study demonstrates how Bedam Shah Warsi's Na'at not only serves as a vehicle of praise but also as a medium of transmitting the ethical, spiritual, and historical dimensions of the Seerah. This work aims to shed light on the enduring role of Na'at poetry in nurturing love for the Prophet ﷺ and preserving his legacy through artistic devotion and the understanding of the poetry of bedam shah warsi clearify that how poetic expression serves as a medium for preserving and disseminating the life and message of the Prophet ﷺ in Sufi devotional culture.

Key Words: Bedam Shah Warsi, Na'at poetry, Seerah, Prophet Muhammad (PBUH), Sufi poetry, Sufi symbolism, moral excellence.

تعارف:

نعت گوئی اردو ادب کی ایک مقدس اور عظیم روایت ہے جس کے ذریعے عشاقِ رسول ﷺ اپنے جذباتِ عقیدت کو شعری قالب میں ڈھالتے ہیں۔ نعت صرف مدحِ رسول ﷺ ہی نہیں بلکہ ایک وسیع فکری و روحانی نظام کا آئینہ بھی ہوتی ہے۔ اس میں سیرتِ طیبہ ﷺ کے مختلف پہلو، حضور اکرم ﷺ کے اخلاق، اعمال، اور اقوال کو نہایت محبت، عقیدت اور جذب کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ نعتیہ شاعری نے نہ صرف دینی شعور کو فروغ دیا ہے بلکہ عوامی سطح پر سیرتِ نبویؐ کو عام کرنے میں بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

صوفی شعرا نے نعت کو روحانی واردات اور معرفتِ نبوی ﷺ کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔ ان کے ہاں نعت صرف مدح نہیں بلکہ ایک "حال" اور "حالِ وصل" کی کیفیت ہوتی ہے، جس میں شاعر اپنے قلبی واردات کو عشقِ مصطفیؐ کے آئینے میں دیکھتا ہے۔ انہی صوفی شعرا میں ایک نام **بیدم شاہ وارثی** رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، جو سلسلہ وارثیہ کے ایک عظیم صوفی شاعر گزرے ہیں۔ ان کا نعتیہ کلام عشقِ رسول ﷺ میں ڈوبا ہوا ہے اور سیرتِ نبوی ﷺ کے مختلف مضامین کو نہایت خوبصورتی سے پیش کرتا ہے۔

اس مقالے میں ہم بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام کا مطالعہ سیرتِ طیبہ ﷺ کے مضامین کی روشنی میں کریں گے۔ ہم دیکھیں گے کہ انہوں نے اپنی نعتوں میں سیرت کے کن کن پہلوؤں کو اجاگر کیا، اور ان کی زبان، اسلوب اور جذبۂ عشق میں کون سی صوفیانہ خصوصیات جلوہ گر ہیں۔ اس مطالعے کا مقصد یہ بھی ہے کہ اردو نعتیہ ادب میں سیرت نگاری کے اس منفرد پہلو کو سامنے لایا جائے جو صوفی شعرا نے عشق و معرفت کی روشنی میں پیش کیا۔

بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

بیدم شاہ وارثی برصغیر کے معروف صوفی شاعر اور بزرگ تھے جن کا اصل نام **سراج الدین** ہے جبکہ تخلص بیدم۔ آپ سلسلۂ وارثیہ کے مشہور بزرگ **حضرت پیر وارث علی شاہ** رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خاص تھے اور اسی وجہ سے آپ کی نسبت وارثی آپ کے نام سے منسوب دکھائی دیتی ہے۔ بیدم شاہ وارثی ۱۸۷۶ میں اٹاوہ، بھارت میں پیدا ہوئے۔ [1]

آپ کی اپنے شیخِ کامل پیر وارث شاہ کے ساتھ والہانہ محبت تھی کہ جس کا اظہار آپ کے اس شعر سے باقاعدہ طور پر لگایا جا سکتا ہے:

اک حضرتِ وارث کو سوا دونوں جہاں میں
کون ہے جو بگڑی ہوئی بیدم کی بنا لے [2]

ان کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو عشقِ رسول ﷺ ہے، جو ان کے نعتیہ کلام میں پوری شدت کے ساتھ نظر آتا ہے۔ ان کے کلام میں سادگی، سوز، اور وجدانی کیفیت پائی جاتی ہے، جس کی جڑیں تصوف کے اس مخصوص ذوق میں ہیں جو سلسلہ وارثیہ کی پہچان ہے۔

بیدم شاہ وارثی نے اپنے نعتیہ کلام میں نہ صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری صفات کا بیان کیا ہے بلکہ ان کی روحانی عظمت، اخلاق، اور سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بھی نمایاں کیا ہے۔ ان کی نعتوں میں جو کیفیت پائی جاتی ہے، وہ قاری کے دل کو نہ صرف متاثر کرتی ہے بلکہ ایک روحانی جذب عطا کرتی ہے۔

ان کا کلام "دیوانِ بیدم" کے عنوان سے مرتب کیا گیا ہے جو اردو نعتیہ ادب کا قیمتی سرمایہ ہے۔ ان کے اشعار میں عشقِ رسول ﷺ کی جو وارفتگی ہے، وہ انہیں دیگر نعت گو شعرا سے ممتاز کرتی ہے

عجب تماشا ہو میدانِ حشر میں بیدمؔ
کہ سب ہوں پیشِ خدا اور میں بروئے رسول ﷺ[3]

یہ اشعار اس بات کا ثبوت ہیں کہ بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیہ شاعری محض مدح سرائی نہیں بلکہ ایک روحانی تجربہ ہے۔

بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیہ شاعری کا عمومی جائزہ

بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیہ شاعری اردو نعتیہ ادب میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ ان کا کلام عشقِ رسول ﷺ کی معراج ہے جو نہ صرف عقیدت و احترام کا مظہر ہے بلکہ تصوف کی روحانی گہرائیوں سے بھی لبریز ہے۔ ان کی نعتیں دراصل دل کی وہ کیفیات ہیں جو زبان پر خود بخود وارد ہو جاتی ہیں، اور جو قاری کو ایک وجدانی فضا میں لے جاتی ہیں۔

بیدم کی نعتیہ شاعری میں درج ذیل نمایاں خصوصیات دیکھی جا سکتی ہیں:

1۔ عشقِ رسول ﷺ کا والہانہ اظہار

بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی شدت ہر ہر شعر سے عیاں ہے۔ ان کے نزدیک حضور ﷺ کی ذات مقدس کائنات کی روح ہے۔ وہ اپنی نعتوں میں سراپا درود و سلام بن کر، نبی کریم ﷺ کی محبت کو اپنا مقصدِ زیست قرار دیتے ہیں:

میرے ہی کیا کل کے سرور ہر برتر سے بھی تم برتر
رحمت عالم خیر مجسم صلی اللہ علیک وسلم[4]

2.صوفیانہ طرزِ احساس

بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کی نعتوں میں صوفیانہ اسلوب نمایاں ہے۔ وہ عشقِ رسول ﷺ کو ایک روحانی معراج سمجھتے ہیں۔ ان کے ہاں نعت گوئی عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔ وہ کائنات کو بھی نبی کریم ﷺ کے نور سے منور مانتے ہیں، جو کہ تصوف کے بنیادی نظریے، یعنی "نورِ محمدی ﷺ" سے جڑا ہوا ہے۔

محمد مظہر اسرارِ حق ہے کوئی کیا جانے
شریعت میں یہ ہم سمجھے حقیقت میں خدا جانے
طریقِ عشق میں احمد کو محبوبِ خدا جانے
حقیقت میں جلوہ شان خدا جانے[5]

3.زبان و بیان کی سادگی

بیدم رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سادہ، رواں اور جذباتی ہے۔ وہ عام فہم زبان میں اعلیٰ مضامین کو پیش کرنے کا ہنر رکھتے ہیں۔ ان کی شاعری میں نہ فلسفے کی پیچیدگیاں ہیں، نہ ہی صناعی کی نمائش، بلکہ خلوص اور جذبے کی صداقت ہے:

باعثِ برکت میلادِ محمد ہے کہ آج
ٹوٹے پڑتے ہیں فلک سے جو ستارے میرے گھر پر[6]

.4وجد و حال کی کیفیت

ان کی نعتوں میں وجد، حال، اور کیف کی ایک ایسی فضا قائم ہوتی ہے جو قاری کو روحانی طور پر جھنجھوڑ دیتی ہے۔ یہ کیفیت تصوف کے "حال" کے تصور سے مطابقت رکھتی ہے، جس میں شاعر اپنی ذات کو فنائے فی النبی ﷺ کے مقام پر محسوس کرتا ہے۔

ضرورت نہیں خضر کی تجھ کو بیدم
ترا شوق ہی رہنما ہو رہا ہے[7]

.5موضوعات کی وسعت

بیدم شاہ وارثی کی نعتوں میں صرف مدح نہیں بلکہ سیرتِ نبویؐ کے مختلف پہلو — جیسے حلم، عدل، شفقت، صداقت، عبادات، معجزات، اور معراج — بھی بیان کیے گئے ہیں، جن پر ہم آگے تفصیل سے بات کریں گے۔

بیدم شاہ وارثی کے نعتیہ کلام میں سیرتِ نبوی ﷺ کے مضامین

(1) شمائلِ نبوی ﷺ

شمائلِ نبوی ﷺ سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری اوصاف و صفات ہیں، جن میں آپ ﷺ کی صورت، شکل، آواز، طرزِ لباس، چال، گفتار اور دیگر شخصی خصوصیات شامل ہیں۔ بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نعتیہ شاعری میں ان شمائلِ مقدسہ کا نہایت محبت بھرے انداز میں تذکرہ کیا ہے۔

ان کے کلام میں نبی کریم ﷺ کی ظاہری صفات کو انتہائی وارفتگی اور والہانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ حضور ﷺ کی صورت کو نور کا مظہر اور حسنِ کامل کا نمونہ قرار دیتے ہیں:

محمد سر سے پا تک مظہرِ نورِ الٰہی ہیں
کہ آئے دہر میں تصویرِ صورت آفریں ہو کر[8]

اس شعر میں شاعر نے نہایت لطیف پیرائے میں حضور ﷺ کے حسن کو چاند سے بھی بڑھ کر قرار دیا ہے، اور ایک وجدانی تجربے کو شاعرانہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔

ایک اور مقام پر بیدمؔ کہتے ہیں:

اس طرف تیرا نقابِ رخِ روشن پھونکا
اور ادھر جلوے تیرے کر گئے بیہوش مجھے[9]

یہاں شمائلِ نبوی ﷺ کو تشبیہات اور استعارات کے ذریعے خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے۔ زلف، نقشِ قدم، آنکھیں، چہرہ—سب کو سیرت کے نور سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ادبی اور روحانی پس منظر

شمائلِ نبوی ﷺ کا ذکر صرف حسنِ صورت تک محدود نہیں، بلکہ اس کے ذریعے شاعر اپنی روحانی عقیدت، محبت، اور قربِ نبوی ﷺ کا اظہار بھی کرتا ہے۔ صوفی شعرا کے ہاں یہ بیان محض الفاظ کا نہیں، بلکہ مشاہدہ قلبی کا نتیجہ ہوتا ہے۔
بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ خاصیت ہے کہ وہ شمائل کے بیان میں مبالغہ آرائی سے بچتے ہیں اور اصل حسنِ نبوی ﷺ کی جھلک دکھاتے ہیں، جیسا کہ روایت میں آتا ہے:

كان الشمس تجری فی وجهه[10]

"گویا کہ چہرۂ اقدس میں سورج رواں دواں ہے"

بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام اسی روایت کی عملی تفسیر دکھائی دیتا ہے۔

(2) اخلاقِ نبوی ﷺ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاقِ عظیم وہ جوہر ہے جس نے عرب کے جاہل معاشرے کو انسانیت کے اعلیٰ ترین معیار پر فائز کیا۔ قرآن مجید نے گواہی دی:

"وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ[11]"

"اور بے شک آپ ﷺ اخلاق کے بلند ترین مرتبے پر فائز ہیں۔"

بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ نے نعتیہ کلام میں اس اخلاقی عظمت کو نہایت گہرے روحانی انداز میں پیش کیا ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کی نرمی، حلم، عفو و درگزر، صداقت، امانت اور شفقت کو صرف الفاظ میں نہیں، بلکہ اپنے عشق کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔

تصوف میں اخلاقِ نبوی ﷺ کی اہمیت:

صوفی شعرا کے ہاں اخلاقِ نبوی ﷺ صرف ذکر کا موضوع نہیں، بلکہ عمل کا نمونہ بھی ہے۔ بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ ایک صوفی شاعر تھے، اس لیے ان کے لیے حضور ﷺ کے اخلاقِ عظیم صرف بیان کرنے کی چیز نہیں تھے، بلکہ انہیں اپنانا ان کے روحانی سفر کا حصہ تھا۔

(3) بیدم شاہ وارثی کے کلام میں رحمۃٌ للعٰلمین ﷺ کا تصور:

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ[12]"

"اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کی جامع اور عالمگیر حیثیت کو ظاہر کرتی ہے۔ بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قرآنی تصور کو اپنے نعتیہ کلام میں بھرپور انداز سے پیش کیا ہے، اور حضورؐ کی ذات کو ساری کائنات کے لیے سراپا رحمت اور شفقت کے پیکر کے طور پر دیکھا ہے۔

عالمگیر محبت کا مظہر:

یہ ہے مختصر شرح، شرع و طریقت
کہ اک قال ہے اور ایک حالِ محمد ﷺ[13]

یہ شعر نہ صرف حضور ﷺ کی رحم دلی کو ظاہر کرتا ہے بلکہ ان کی رسالت کی وسعت کو بھی نمایاں کرتا ہے — کہ وہ صرف عرب کے نہیں، بلکہ تمام اقوام و مخلوقات کے لیے باعثِ رحمت ہیں۔

ساری کائنات کے لیے رحمت:

نام اسی کا بابِ کرم ہے، دیکھ یہی محرابِ حرم ہے
دیکھ خم ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم[14]

یہاں شاعر نے نہایت لطیف انداز میں کائنات کے ذرات کو حضور ﷺ کی نسبت سے فضیلت دی ہے۔ یہ وہی صوفیانہ تصور ہے جو کائنات کی ہر شے کو نبی اکرم ﷺ کی تجلیات کا پرتو سمجھتا ہے۔

صوفیانہ تعبیر: نورِ نبوی ﷺ اور رحمۃ للعالمین:

صوفیہ کرام کے نزدیک نبی کریم ﷺ کا وجودِ مقدس "نورِ اول" ہے — یعنی تمام عالم اسی نور کی تخلیق سے وجود میں آیا۔ بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری میں بھی یہ عقیدہ جھلکتا ہے:

دیکھے حدیثِ پاک کوئی چشمِ غور سے

وہ بات کونسی ہے جو حق الیقیں نہیں[15]

(4) بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں واقعۂ معراجِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان:

واقعۂ معراج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کا وہ معجزہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو شبِ معراج مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ، اور پھر آسمانوں کی سیر کرائی۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ[16]"...

"پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی"...

صوفی شعرانے واقعۂ معراج کو نہ صرف عقیدے کی روشنی میں دیکھا ہے بلکہ اسے عشقِ حقیقی اور قربِ الٰہی کے عروج کا استعارہ بھی بنایا ہے۔ بیدم شاہ وارثی بھی اس واقعے کو عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج سمجھتے ہیں اور اس کا بیان وجد و کیف کے ساتھ کرتے ہیں۔

معراج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بلندی کا اعلان:

نعلینِ پا سے عرشِ معلیٰ کو ہے شرف
روح الامیں ہیں غاشیہ بردارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم[17]

یہ شعر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج سے واپسی کے منظر کو تخیل کی بلند پروازی سے پیش کرتا ہے، اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج صرف ایک جسمانی سفر نہ تھا بلکہ ایک روحانی فیضان بھی تھا جو زمین و آسمان دونوں پر اثرانداز ہوا۔

روحانی فلسفہ اور وجدانی کیفیت:

معراج میں یہ پردۂ قدرت سے تھی صدا
آتے ہوا ے حبیب مرے کیوں قریں نہیں[18]

یہ شعر معراج کے اس پہلو کو نمایاں کرتا ہے جسے صوفیا "عقل سے ماورا" اور "قلب سے وابستہ" سمجھتے ہیں۔ بیدم کے نزدیک معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عشقِ الٰہی میں فنا ہو کر بقا کا مقام حاصل کرنا ہے، جو صوفیانہ اصطلاح میں **"وصالِ حق"** کا تجربہ ہے۔

محبوب کی پذیرائی:

ہمراہی سے قاصر رہے جبرئیل میں بھی

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

معراج میں حضرت جو لگے عرش پہ جانے[19]

یہ اشعار اس بات کا بیان ہیں کہ معراج کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو جو قربِ الٰہی نصیب ہوا، وہ کسی اور بشر کے حصے میں نہ آیا۔ بیدمؔ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں اس واقعے کو سراسر تجلی، محبت، اور الوہی قرب کا اظہار قرار دیا گیا ہے۔

(5) بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام کی خصوصیات اور اردو نعت میں مقام:

بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کا نعتیہ کلام اردو ادب کے اُس روحانی، ادبی، اور عشقیہ سرمایہ کا حصہ ہے جو نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح پر مبنی ہے، بلکہ اس میں صوفیانہ وارفتگی، معرفت، اور جذب و کیف بھی موجزن ہے۔

ادبی خصوصیات

1. **سہل ممتنع اور سلاستِ بیان:**

بیدم رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار میں الفاظ سادہ لیکن اثر انگیز ہیں۔ ان کی زبان عام فہم ہے مگر دل میں اتر جانے والی۔

ایک شے ان میں بسی ہو تو بتاؤں بیدم
بس رہے ہیں دل و جان، کون و مکان، پھولوں میں[20]

2. **تشبیہات و استعارات کا جمالیاتی استعمال:**

اُن کے اشعار میں چاند، سورج، خوشبو، روشنی، زلف، صبح، پھول وغیرہ کو بطور تشبیہات بار بار استعمال کیا گیا ہے—مگر روحانی مفہوم کے ساتھ۔

جن کے نورِ پاک سے شرمندہ ہے یہ مہتاب
آج وہ شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ پیدا ہوئے[21]

3. **نظم اور غزل کی فنی مہارت:**

بیدم نے نعت کو صرف غزل یا قصیدے کی شکل میں نہیں رکھا بلکہ اسے فنی و موضوعاتی تنوع سے ہم آہنگ کیا۔

روحانی و تصوفی خصوصیات

1. **عشقِ رسول ﷺ کا والہانہ اظہار:**

بیدم رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری میں عشقِ رسولؐ صرف عقیدہ نہیں بلکہ ایک روحانی کیفیت ہے۔

وحدت کا نشاں عالم کثرت میں دکھایا
اے صل علی عشقِ رسول دوسرانے[22]

2. **نعت کو وسیلہ سلوک بنانا:**
ان کے ہاں نعت گوئی فقط مدح نہیں، بلکہ یہ ایک **سلوکِ محبت** ہے، جو سالک کو قربِ نبوی ﷺ کے ذریعے قربِ الٰہی تک پہنچاتا ہے۔

جس سے سرکار ملا دیتے ہیں آنکھیں بیدم
اس کو اللہ سے اک پل میں ملا دیتے ہیں[23]

3. **صوفیانہ نظریہءحیات:**
4. ان کے اشعار وحدت الوجود، فنافی الرسول اور حضور ﷺ کی نورانیت جیسے صوفیانہ نظریات سے لبریز ہیں۔

اردو نعتیہ ادب میں مقام

بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کو اردو کے ان ممتاز صوفی شعرا میں شمار کیا جاتا ہے جنہوں نے نعت کو نہ صرف روحانی جہت عطا کی بلکہ فنی سطح پر بھی اسے بلندی عطا کی۔

- اُن کے ہم عصر نعت گو شعرا جیسے امیر مینائی، احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، اور محسن کاکوروی کے ساتھ ان کا ذکر ہوتا ہے۔
- اُن کی نعتیہ شاعری نے بعد کے صوفی شعرا کو بھی متاثر کیا۔
- ان کا کلام ہندوستان کے مختلف خانقاہی حلقوں، محافلِ میلاد اور نعت خوانی کی محفلوں میں آج بھی مقبول ہے۔

حاصلِ تحقیق:

بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کا نعتیہ کلام اردو نعتیہ ادب میں نہایت منفرد اور قابلِ قدر حیثیت رکھتا ہے۔ ان کی شاعری محض مدحِ رسول ﷺ نہیں، بلکہ ایک روحانی تجربہ ہے، جس میں سیرتِ طیبہ ﷺ کے مختلف پہلو نہایت باریک بینی اور والہانہ عشق کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں. بیدم رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ، اخلاقِ عظیم، رحمۃٌ للعٰلمین ہونے کا تصور، اور معراجِ نبوی ﷺ جیسے موضوعات نہایت عقیدت و محبت سے منعکس ہوئے ہیں۔ چونکہ بیدم شاہ وارثی ایک صاحبِ حال صوفی بھی تھے، اس لیے ان کے ہاں نعت صرف نظم یا غزل کا ایک صنف نہیں، بلکہ عشقِ نبوی ﷺ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ ان کا کلام فنافی الرسول ﷺ اور نورِ محمدی ﷺ جیسے صوفیانہ افکار سے مزین ہے۔
بیدم نے اردو نعت کو صرف خانقاہی حدود میں محدود نہیں رکھا بلکہ اسے جمالیاتی، روحانی اور ادبی سطح پر بلندی عطا کی۔ وہ نعت کو ایک عبادت،

ایک وسیلۂ قرب، اور ایک ذریعۂ تزکیۂ نفس سمجھتے ہیں, اُن کے کلام میں سادہ مگر پر اثر زبان، خوبصورت تشبیہات، دلکش اندازِ بیان اور صوفیانہ رموز شامل ہیں جو ان کی شاعری کو عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ روحانی اثر سے بھی بھرپور بناتے ہیں۔

اس تحقیقی مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیہ شاعری نہ صرف سیرتِ نبویؐ کا مؤثر اظہار ہے، بلکہ وہ خود ایک مستقل روحانی پیغام ہے۔ ان کا کلام آج کے دور میں بھی قاری کو عشقِ رسول ﷺ، اخلاقِ حسنہ، اور خدمتِ خلق کی ترغیب دیتا ہے۔

تجاویز وسفارشات

1. بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کے بیشتر کلام کی اشاعت محدود دائرے میں رہی ہے۔ ضرورت ہے کہ ان کے نعتیہ کلام کو جدید تحقیقی و تنقیدی اصولوں کے مطابق مرتب کیا جائے اور عام فہم انداز میں قارئین تک پہنچایا جائے۔
2. سیرت النبی ﷺ پر کام کرنے والے محققین کو چاہیے کہ نعتیہ شاعری، بالخصوص صوفی شعرا کی نعتوں کو سیرت کے ضمن میں بطور ماخذ یا معاون مواد استعمال کریں، کیونکہ یہ ادب سیرت کے کئی باریک پہلوؤں کو مؤثر انداز میں سامنے لاتا ہے۔
3. اردو ادب کے طلبہ کو نعتیہ ادب اور سیرت نگاری کے باہمی تعلق سے روشناس کرانے کے لیے جامعہ سطح پر نعتیہ ادب کو علیحدہ مضمون کی حیثیت دی جائے۔
4. بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ جیسے صوفی شعرا کے نعتیہ کلام سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تصوف اور عشقِ رسولؐ میں گہرا ربط ہے۔ اس موضوع پر تحقیقی سطح پر مزید کام کی ضرورت ہے۔
5. آج کے دور میں نعتیہ کلام کو ڈیجیٹل صورت میں عام کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ جیسے شعرا کے کلام کو ویب سائٹس، ای بکس، اور موبائل ایپلیکیشنز کے ذریعے عام کیا جائے تاکہ نئی نسل ان سے استفادہ کر سکے۔

حوالہ جات

---

[1] وارثی، عطاالله ساگر، خیر الوارثین، ندرت پرنٹر، اہور، ۱۹۷۵ء، ص:۱۳۵

[2] بیدم شاہ وارثی، ارمغانِ بیدم، بہارِ اسلام پبلیکیشنز، لاہور، س-ن، ص:۱۱۲

[3] بیدم شاہ وارثی، کلامِ بیدم، بہارِ اسلام پبلیکیشنز، لاہور، س-ن، ص:۲۶

[4] بیدم شاہ وارثی، مصحفِ بیدم، گنج شکر پبلیکیشنز، لاہور، س-ن، ص:۳۰

[5] بیدم شاہ وارثی، کلامِ بیدم، بہارِ اسلام پبلیکیشنز، لاہور، س-ن، ص:۳۹

[6] ایضاً، ص:۴۹

[7] ایضاً، ص:۵۰

[8] بیدم شاہ وارثی، کلامِ بیدم، بہارِ اسلام پبلیکشنز، لاہور، س-ن، ص:۴۳

[9] بیدم شاہ وارثی، کلیات بیدم، ریاض شہباز پرنٹرز، لاہور، س-ن، ص:۳۰۰

[10] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب فی صفۃ النبی ﷺ، حدیث:۳۶۴۸

[11] القلم (۶۸) ۴

[12] الانبیاء (۲۱) ۱۰۷

[13] بیدم شاہ وارثی، کلیاتِ بیدم، ریاض شہباز پرنٹرز، لاہور، س-ن، ص:۱۷

[14] ایضاً، ص:۷۰

[15] بیدم شاہ وارثی، کلامِ بیدم، بہارِ اسلام پبلیکشنز، لاہور، س-ن، ص:۴۲

[16] الاسریٰ (۱۷) ۱

[17] بیدم شاہ وارثی، مصحفِ بیدم، گنج شکر پبلیکیشنز، لاہور، س-ن، ص:۳۰

[18] بیدم شاہ وارثی، کلامِ بیدم، بہارِ اسلام پبلیکشنز، لاہور، س-ن، ص:۴۲

[19] بیدم شاہ وارثی، کلامِ بیدم، بہارِ اسلام پبلیکشنز، لاہور، س-ن، ص:۲۷

[20] ایضاً، ص:۴۷

[21] بیدم شاہ وارثی، کلامِ بیدم، بہارِ اسلام پبلیکشنز، لاہور، س-ن، ص:۴۲

[22] ایضاً

[23] ایضاً، ص:۳۷